افکار احرار

حکومتِ الٰہیہ اور احرار

احرار حکومت الہیہ کے قیام کے تمام امکانات پر پوری عقیدت کے ساتھ غور کرنے اور اس کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن وہ اس مقدس نام کو ذاتی یا جماعتی وجاہت کے لئے استعمال کرنے کے خلاف ہیں۔ جب کبھی حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے ذرا سا بھی موقع پیدا ہوگا تو احرار سب سے پہلے اس کی طرف دوڑیں گے۔ ہر صاحب بصیرت دیکھ سکتا ہے کہ اس ملک میں اگر کوئی جماعت حکومت الہیہ کے مجاہدین میں ہو سکتی ہے تو وہ احرار کی جماعت ہے۔ وہ احرار ہیں جن کا وجود صرف قوت الٰہی کے بھروسہ پر ہے۔ سرمایہ، خطاب، جاگیر و حکومت کی بالواسطہ یا بلاواسطہ امداد نے احرار کو احرار نہیں بنایا۔ ان کا جو کچھ بھی سرمایۂ افتخار ہے وہ زندان ہائے تاریک کی تنہائیاں، غل و زنجیر کی جھنکاریں اور بارگاہِ رب العزت میں عاجزانہ رکوع و سجود کے مظاہرے ہیں۔ انہوں نے دنیوی جاہ و جلال سے زیادہ ہمیشہ ٹوٹے دلوں اور اشک فشاں آنکھوں پر اعتماد کیا۔ یہی وہ اوصاف ہیں جو حکومت الہیہ کے خادموں میں ہوتے ہیں۔ پس اگر ہمالہ کے اس پار حکومت الہیہ کا کوئی شیدائی ہے تو اسے تمام دوسرے اداروں سے کٹ کر احرار کی صفوں میں آنا چاہیئے۔ قوت الٰہی کا مسکن صرف احرار کے دل ہیں جو اُن دلوں سے بالکل مختلف ہیں جن میں خطابوں کی ہوس، جاگیروں کی طمع اور اقتدار پرستی کا جذبہ ہے۔ دونوں میں وہی فرق ہے جو قرآن نے اصحابُ الیمین اور اصحاب الشمال میں۔ اصحاب المیمنہ اور اصحاب المیسرہ میں۔ یا اصحاب الجنتہ یا اصحاب النار میں بتایا ہے۔ بے شک:

لا یستوی الاعمٰی والبصیر۔

(اندھا اور بینا برابر نہیں ہوتے)

حافظ علی بہادر

مدیر ''روزنامہ ہلالِ نو'' بمبئی

۱۹۴۳ء